☆......تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

☆......کتابیں ملتان دفتر وفاق کے پتے پر ارسال کیجیے۔

برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ

مؤلف: مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ قاضی چترالی

صفحات: 947/ طباعت: عمدہ/ گلیز پیپر/ مضبوط جلد/ قیمت: 1200 روپے

ملنے کا پتا: زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-32729089

مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ قاضی صوبہ سرحد (کے پی کے) کے معروف وجید عالم دین ہیں اور ایک ایسے گھرانے سے تعلق ہے جو نسلاً بعد نسلٍ علم وعمل کا گہوارہ چلا آرہا ہے۔ آپ کے والد گرامی مولانا قاضی عبدالکریم جید عالم دین اور چترال کے قاضی تھے۔ آپ کے دادا مولانا ''بیاض'' پردادا ''فقہی ملا'' اور پردادا کے والد ''کھٹ ملا'' کے عرفی ناموں سے جانے جاتے تھے۔ آپ خود بھی اپنے آباؤ اجداد کی علمی روایات کے امین ہیں۔

زیر نظر کتاب ''برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ'' اپنے موضوع پر ممتاز ومنفرد کاوش ہے۔ غالباً اس عنوان پر کہیں اور یا کسی اور نے کام نہیں کیا ہے، یہ ایسا موضوع ہے جس پر کام کیا جانا چاہیے تھا، سو یہ سعادت حضرت قاضی صاحب کے حصے میں آئی ہے۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ علومِ دینیہ کے تحفظ واشاعت میں برصغیر کا اہم مقام ہے، یہ خواہ تالیف وتصنیف کے میدان میں ہو یا مدارس عربیہ کی شکل میں۔ تفسیر قرآن کے سلسلے میں عربی کے بعد سب سے زیادہ اردو زبان میں کام ہوا ہے۔ اس میں بھی مختلف جہات ہیں۔ تفسیرات کے سرمائے میں جہاں ٹھیٹھ اہلِ علم نظر آتے ہیں وہیں اہلِ قرآن یا منکرین حدیث، حتیٰ کہ بعض گمراہ خیالات کے حامل جدیدیت سے متاثر مفکرین بھی نظر آتے ہیں۔

اس بات میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ ان تمام طبقات کے تفسیری سرمائے کا جائزہ وقت کی اہم ضرورت تھی، تاکہ قاری کے سامنے مختلف اَدوار کی تفسیرات کا نقشہ سامنے آجائے۔ ہم آپ کو کتاب کی اجمالی فہرست پیش کیے دیتے ہیں، اس سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ یہ اپنے محتویات میں کس قدر جہانِ معرفت سموئے ہوئے ہے۔ ''برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ'' چار ابواب اور ذیلی فصلوں پر مشتمل ہے۔

باب اول میں تین فصلیں ہیں۔ فصل اوّل میں تفسیر کی لغوی، اصطلاحی تحقیق، تاویل اوراس کی اقسام۔ فصل دوم تفسیر قرآن کی ابتدا، ارتقاء، اس میدان میں مختلف ائمہ کرام کی مساعی۔ فصل سوم قرآن مجید کے ترجمے کے اسباب اور ترجمہ وتفسیر میں جواز وعدم جواز میں علماء کی آراء پر مشتمل ہے۔ باب دوم میں دو فصلیں ہیں۔ فصل اول میں تفسیر کی اقسام اور ہر قسم سے چندا ہم تفاسیر کا جائزہ (تفسیر بالماثور، تفسیر بالرائے، تفسیر فقہی، تفسیر صوفی وغیرہ) فصل دوم میں تفسیر کے مختلف مناہج عہد بہ عہد کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مثلاً دور صحابہ، تابعین، تبع تابعین وبعدہ۔ اس سلسلے میں اہل سنت کے علاوہ معتزلہ، خوارج، امامیہ، زیدیہ کی تفسیرات کا جائزہ بھی شامل ہے۔ باب سوم میں بھی دو فصلیں ہیں۔ فصل اول میں برصغیر میں تفسیر کی ابتداء وارتقاء اور مشہور مفسرین کے کارنامے جبکہ فصل دوم میں برصغیر میں مشہور مفسرین کے تراجم وتفاسیر کا مختصر تعارف وجائزہ شامل ہے۔

باب چہارم میں سترہ فصلیں ہیں اور یہ گویا کتاب کا ماحصل ہے۔ فصل اول: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مکتب فکر، ان کے مناہج، تفسیری اَفکار، اس مکتب کے مشہور ومعروف مفسرین ومترجمین کی تفسیری خدمات۔ فصل دوم: تفسیر کے میدان میں علماء دیوبند کی خدمات، ان کا منہج، مشہور مفسرین ومترجمین اوران کی تفسیری خصوصیات وامتیازات۔ اس ضمن میں فوائد عثمانی، بیان القرآن (حضرت تھانوی رحمہ اللہ)، معارف القرآن (حضرت کاندھلوی رحمہ اللہ)، معارف القرآن (حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)، تفسیر ماجدی، تفسیر کشف الرحمٰن (مولانا أحمد سعید دہلوی رحمہ اللہ)، انوار البیان فی کشف اسرار القرآن (مولانا عاشق الٰہی رحمہ اللہ)، تفسیر محمود (مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ)، معالم العرفان فی دروس القرآن (مولانا صوفی عبدالحمید رحمہ اللہ)، آسان ترجمہ قرآن (مولانا مفتی محمد تقی عثمانی)، گلدستہ تفاسیر (مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی)، معارف الفرقان فی تفسیر القرآن (مولانا عبدالقیوم قاسمی)، درس قرآن (مولانا محمد أحمد)، عمدۃ البیان فی تفسیر القرآن (مولانا محمد اسحاق مدنی)، ان تفاسیر کا جائزہ وتعارف شامل ہے۔ فصل سوم: حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ، مکتب فکر، ان کا منہج، اس مکتب کے معروف مفسرین اوران کی تفسیری خصوصیات وخدمات۔ فصل چہارم: امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، مکتب فکر، ان کا منہج تفسیر اور قرآنی فکر انقلاب۔ (اس ضمن میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور مولانا خواجہ عبدالحئی فاروقی کی تفسیری خدمات کا تذکرہ وجائزہ بھی شامل ہے)

فصل پنجم: مولانا ابوالکلام آزاد، تفسیر اورفہم قرآن میں ان کا منہج وتفرد۔ فصل ششم: مولانا عبدالحق حقانی، تفسیر اورفہم قرآن میں ان کا منہج، طریق استدلال، سرسید احمد خان پران کی عالمانہ تنقید۔ فصل ہفتم: مولانا احمد رضا خان، مکتب فکر، تفسیر قرآن میں ان کا منہج، تفردات، اس مکتب فکر کے معروف مترجمین ومفسرین۔ فصل

ہشتم: مولانا حمید الدین فراہی، مکتبِ فکر، تفسیر میں ان کا طریقہ کار، اس مکتب فکر کی تفسیر میں امتیازات و تفردات۔ فصل نہم: سید ابوالاعلیٰ مودودی، فہم قرآن وتفسیر میں ان کی کاوش، تفسیری خصوصیات وتفردات۔ فصل دہم: وحید الدین خان کے تفسیری تفردات۔ فصل یازدہم: اہلِ حدیث مکتب کی تفسیری کاوشیں، تفسیر میں ان کا منہج، تفسیری خصوصیات۔ (تفسیر ثنائی، تفسیر وحیدی، تفسیر محمدی، ترجمہ جونا گڑھی وغیرہ) فصل دوازدہم: سرسید احمد خان کی قرآنی سوچ، بحیثیت مفسران کی کارکردگی، تفردات پر علماء حق کی عالمانہ تنقید۔ فصل سیزدہم: علامہ عنایت اللہ مشرقی کا فہم قرآن، تفسیر میں ان کا منہج، تفردات۔ فصل چہادہم: غلام احمد پرویز، مکتب فکر، تفسیر اور فہم قرآن میں ان کا منہج، تفسیری تفردات وکفریات۔ فصل پانزدہم: غلام احمد قادیانی، مکتب فکر، تفسیر قرآن میں اس مکتب فکر کا منہج، تفردات وکفریات۔ فصل شش دہم: مولوی محمد علی (لاہوری مرزائی) تفسیر قرآن میں اس کا منہج، افکار وتفردات۔ فصل ہفت دہم: شیعہ مکتب فکر کی تفاسیر، منہج، تفردات۔

اس فہرست سے مؤلف کی موضوع پر گرفت، وسعتِ مطالعہ اور مضمون سے تعلق کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ تفسیر قرآن معمولی مضمون نہیں، پھر صدر اول سے آج تک کی تفاسیر کا جائزہ، ان کے انداز واسلوب، مناہج اور مفاہیم کے ساتھ پیش کرنا غیر معمولی محنت ہے۔ مولانا محترم اس حوالے سے قابلِ مبارک باد ہیں کہ انہوں نے ہمارے لیے فہم قرآن کے سلسلے میں مختلف طبقات کا تنقیدی جائزہ پیش کر کے اس سمندر میں غواصی کے لیے راہیں متعین کردی ہیں۔ پہلے جہاں تفسیری مذاہب جاننے کے لیے ہزاروں صفحات کی ورق گردانی کرنا پڑتی تھی اب اس نوعیت کا مواد ایک ہی کتاب میں دستیاب ہوگیا ہے۔

کتاب کے مطالعے کے دوران قاری محسوس کرسکتا ہے کہ مؤلف محترم خود بھی اپنے قاری کو ایک نہج پر چلانا چاہتے ہیں۔ اگرچہ تنقید کا ایک اصول غیر جانب داری ہے مگر انہوں نے اس سلسلے میں کسی مداہنت سے کام نہیں لیا ہے۔ جو بات حق اور صواب سمجھی لاگ لپیٹ کے بغیر بیان کردی ہے۔

"برصغیر میں قرآن فہمی کا تنقیدی جائزہ" ایک ایسا مجموعہ ہے جس سے تفسیر قرآن کا کوئی استاذ یا طالب العلم مستغنی نہیں رہ سکتا، خصوصاً مدارس عربیہ کی تعطیلات کے دوران جو دوراتِ تفاسیر ہوتے ہیں، ان دورہ جات میں بھی یہ کتاب متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔

کتاب کے آغاز میں حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب رحمہ اللہ، مولانا ڈاکٹر عبدالقادر سلیمان اور ڈاکٹر حافظ عبدالغفار کی آراء شامل ہیں۔ کتاب میں املاء کی غلطیاں کم اور پروف کی زیادہ ہیں، ادھر توجہ کی ضرورت ہے۔